میر انیس

دُرِّ مراد

جب کربلا میں داخلۂ شاہِ دیں ہُوا
دشتِ بلا نمونۂ خُلدِ بریں ہُوا
سر جھک گیا فلک کا، یہ اَوجِ زمیں ہُوا
خورشید محوِ حُسنِ حسینؑ حسیں ہُوا
پایا فروغ نیّرِ دیں کے ظہور سے
جنگل کو چاند لگ گئے چہرے کے نور سے

خوشبو سے اُن گُلوں کی ہُوا دشت باغ باغ
غنچے کھِلے، ہرے ہوئے بلبل کے دل کے داغ
پہنچا سرِ فلک پہ ہر اک کوہ کا دماغ
دریا نے بھی حبابوں کے روشن کیے چراغ
خورشید بن گئے طبقے ارضِ پاک کے
تاروں کو گرد کر دیا ذروں نے خاک کے

بولے فَرَس کو روک کے شاہِ فلک وقار
منزل پہ ہم پہنچ گئے، احسانِ کردگار
آگے نہ اب بڑھائے کوئی یاں سے راہوار
یہ وہ زمیں تھی، جس کے لیے دل تھا بے قرار

قربان اس مکانِ سعادت نشان کے
پایا دُرِ مراد بڑی خاک چھان کے

اُترو مسافرو! کہ سفر ہو چکا تمام
کُوچ اب نہ ہوگا حشر تلک، ہے یہیں مقام
مقتل یہی زمیں ہے، یہی مشہدِ امام
اُونٹوں سے بار اُتار کے برپا کرو خیام
بستر لگاؤ شوق سے، اس ارضِ پاک پر
چھڑکا ہوا ہے آبِ بقا یاں کی خاک پر

توشہ مسافروں کا یہی، اور یہی ہے زاد
یہ خاک آبِ خضر سے رتبے میں ہے زیاد
طوفاں میں اس کو ڈالے گا جو مردِ خوش نہاد
لے آئے گی ہوائے موافق دُرِ مُراد
دیکھے گا پاس میں کرمِ کارساز کو
تھامے گا دستِ موج سے دریا جہاز کو

اُترا یہ کہہ کے کشتیِ اُمت کا ناخدا
جتنے سوار تھے وہ ہوئے سب پیادہ پا
حضرتؑ نے مسکرا کے یہ ہر ایک سے کہا:
دیکھو تو! کیا ترائی ہے، کیا نہر، کیا فضا
اکبرؑ شگفتہ ہو گئے صحرا کو دیکھ کر
عباسؑ جھومنے لگے دریا کو دیکھ کر

بولے یہ اشک بھر کے شہنشاہِ سربلند
کیوں، یہ مقام ہے تمھیں شاید بہت پسند؟
کی مسکرا کے عرض کہ یا شاہِ ارجمند!
بس یاں تو خود بخود ہوئی جاتی ہے آنکھ بند
شیر اب یہیں رہیں گے عنایت جو رب کی ہے
میں کیا کہوں حضور! ترائی غضب کی ہے

مشق

۱۔ مرثیہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ شاہِ دیں، کشتی امت کا ناخدا، شہنشاہِ سربلند ان تمام تراکیب سے کون سی ہستی مراد ہے؟

۳۔ [illegible] اس مصرعے کی وضاحت کریں۔

۴۔ اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔

[illegible]۔ آب بقا۔ ناخدا۔ عنایت۔ پیادہ پا۔

۵۔ دوسرا مصرع بیان کریں۔

(ب) ہر اک بہ شوق سے اس ارض پاک پر [illegible]

۶۔ کلام میں کسی بات کی کوئی ایسی وجہ بیان کرنا جو درحقیقت اس کی وجہ نہ ہو، لیکن کلام میں خوبصورتی پیدا کرتی ہو [illegible] کہلاتی ہے۔ مثلاً [illegible] کے پہلے بند میں فلک کے سر جھکانے کی وجہ شاہ دیں کے کربلا میں داخل ہونے کو قرار دیا گیا ہے جو فلک کے جھکنے کی اصل وجہ نہیں ہے۔ آپ حسن تعلیل کی دو مثالیں پیش کریں۔

مرزا سلامت علی دبیرؔ

پیدائش: ۱۸۰۳ء | وفات: ۹؍مارچ ۱۸۷۵ء

مرزا سلامت علی دبیرؔ دلّی میں پیدا ہوئے۔ سات برس کے تھے جب ان کے والدین دہلی سے لکھنؤ چلے آئے اور یہاں مستقل سکونت اختیار کی۔ مرزا دبیرؔ نے مُرَوّجہ علوم کی تحصیل کا سلسلہ یہاں سے شروع کیا۔ عربی اور فارسی یہاں کے جَیِّد علما سے پڑھی۔

فنِ شاعری میں مرزا دبیرؔ، میر ضمیرؔ کے شاگرد ہوئے۔ مرزا دبیرؔ نہایت سلیم الطبع اور عالی ظرف انسان تھے۔ اپنے ہم عصر مرثیہ گو انیس سے شاعرانہ چشمک کے باوجود کبھی نازیبا جملہ منھ سے نہیں نکالا۔

مرزا دبیرؔ کے مرثیے اپنی گھن گرج، آب و تاب اور زبان و بیان کے اعتبار سے خاصے کی چیز ہیں۔ اندازِ بیان کا رعب و دبدبہ، لکھنوی اثرات، منظر نگاری، لفظی صنعت گری، واقعہ نگاری، بے ساختہ پن، حسنِ تشبیہ اور سراپا نگاری وغیرہ اُن کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

مرزا دبیرؔ میر انیسؔ کے ہم عصر تھے۔ مگر یہ بات مسلّمہ ہے کہ مرزا دبیر مرثیہ گوئی کے میدان میں انیس سے پہلے داخل ہوئے۔ میر انیسؔ کے کلام کا شہرہ ہو جانے کے باوجود ان کے کمالات کا ہمیشہ اعتراف کیا جاتا رہا۔

مجموعۂ کلام: مراثیِ دبیر